احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | منگل ۱۴، جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۱۰، نبوت ۱۳۷۱ ہش، ۱۰، نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس کی مدد حاصل ہوتی ہے

"اگر تم نیک نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ارادہ کروگے اور جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنی اس پاک نیت کو عملی جامہ پہناؤ گے اور ساتھ ہی عاجزی اور تذلل کے ساتھ دعا کرتے رہو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس ہدیہ کو قبول کرے تو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آئے گا... اور جب خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آئے گا اور اللہ تمہارا ناصر بن جائے گا تو افلاس یا کوئی اور شیطانی حربہ تم پر غالب نہیں آسکے گا کیونکہ تم نیک ارادہ، نیک عمل اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتے ہو۔" (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک باقاعدہ انجمنِ مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا۔) فرمایا:-

"یہ تضیعِ اوقات ہے کہ ایسی انجمنیں قائم کی جاویں اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں۔ ہاں یہ جائز ہے کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے اور اتفاقی طور پر کسی مجلس میں سنائے یا کسی اخبار میں چھپوائے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں لکھی ہیں مگر اتنی عمر ہوئی آج تک کبھی کسی مشاعرہ میں شامل نہیں ہوئے۔ مَیں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی شاعری میں اپنا نام پیدا کرنا چاہے۔ ہاں اگر حال کے طور نہ صرف قال کے طور پر اور جوشِ رُوحانی سے اور نہ خواہشِ نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہو سکتی ہو لکھی جائے۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر یہی پیشہ کر لینا ایک منحوس کام ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صہ ۲۳۱)

## سانحۂ ارتحال

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ لکھتے ہیں: کہ برادرم مکرم چوہدری ظفر احمد خان صاحب کاہلوں۔ دار الصدر شمالی۔ ربوہ (ساکن موضع دولم ضلع سیالکوٹ) کل مورخہ ۷، نومبر ۱۹۹۲ء سات بجے شام وفات پا گئے۔

آپ تھوڑا عرصہ پہلے ہی اپنی گرتی ہوئی صحت کے پیش نظر کینیڈا سے واپس آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ عبادات کے پابند اور نظام قدرت ثانیہ سے والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ آپ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بھانجے تھے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

## درخواست دعا

○ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی والدہ محترمہ گھٹیالیاں میں زیادہ بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## اعلان نکاح

محترمہ رضوانہ شاہین صاحبہ بنت مکرم عبد الحفیظ خاں صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ کا نکاح بعوض ۱۵۰۰۰ روپے حق مہر ہمراہ مکرم محمود اقبال خان صاحب ابن مکرم ظفر اقبال خان صاحب ربوہ مورخہ ۷، نومبر ۱۹۹۲ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت اللطیف (دار العلوم وسطی ربوہ) میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

## کامیابی کا گُر تقویٰ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"ایک بزرگ نے تقویٰ کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ ایک شخص نے کھلے کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہوں۔ جو ادھر ادھر لٹکے جا رہے ہوں اور اس نے ایک ایسے تنگ راستہ سے گزرنا ہو جس سے صرف ایک ہی شخص گزر سکتا ہے۔ اور اس راستہ کے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہوں جن کے کانٹے قدم قدم پر اس کے کپڑوں کو کھینچتے ہوں۔ ایسی جگہ سے جس طرح یہ شخص اپنے تمام کپڑے سمیٹ کر صحیح و سلامت گزر جاتا ہے۔ اور اپنے کپڑوں کو پھٹنے نہیں دیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنی زندگی میں دُنیا کی تمام آلائشوں اور تمام گندوں اور تمام ناپاکیوں سے گزر جائے اور اپنے کپڑوں کو ناپاک نہ ہونے دے۔ اسی کا نام تقویٰ ہے۔ پس

کہنے کو تو یہ فقرہ آسان ہے مگر درحقیقت نہایت مشکل ہے۔ اور اس راستہ پر چلنا ہر ایک انسان کا کام نہیں۔ کیونکہ اس کے حصول کے لئے انسان کو بہت سی کوششوں اور ریاضتوں کے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جو شخص ہمت کرتا ہے وہ ضرور کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ اور صرف یہی ایک طریق ہے جس سے انسان دُنیا میں اپنے کاموں اور ارادوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ

اے (صاحبِ ایمان لوگو!) متقی بن جاؤ۔ اس بزرگ نے تقویٰ کے معنی بہت درست کئے ہیں۔ تقویٰ کے معنی بچاؤ کرنے کے ہیں۔ انسان کا نفس جسم ہے۔ پاکیزگی اور طہارت اس کا لباس ہے اور دُنیاوی پلیدیاں اور گندگیاں کانٹے ہیں جو ہر وقت پاکیزگی اور طہارت کے لباس کو پھاڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انسان کا یہ کام ہے کہ اپنی ساری زندگی اس راستہ سے صحیح و سلامت گزرنے کی کوشش کرے اور اس کو ایک تنگ راستہ سمجھے۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

## درخواست دعا

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ اسیرانِ راہ مولا کے لئے دعا جاری رکھیں۔ اسی طرح تمام ایسے بھائی بہنوں کے لئے جنہیں کسی نہ کسی رنگ میں مشکلات کا سامنا ہے یا کسی بیماری میں مبتلا ہیں ان سب کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ بعض دوست تو دعا کے لئے اعلان بھجوا دیتے ہیں لیکن بہت سے دوستوں کو ایسا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ بہرحال ہم سب کی دعائیں سب کے لئے ہونی چاہئیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ نبوت ۱۳۷۱ ہش ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء

# بزرگوں کے لئے دعا

اگرچہ بچپن اور جوانی میں بھی دوسروں کی امداد کی ضرورت تو ہوتی ہے لیکن اس کا احساس کم ہوتا ہے اور جوانی میں بعض اوقات انسان اپنی طاقت پر بھروسہ کرتا ہوا کسی سے امداد حاصل کرنے کو مناسب بھی خیال نہیں کرتا۔ لیکن بڑھاپا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس عمر میں کوئی مددگار ہو۔ اور جب بڑھاپا زیادہ ضعیف العمری سے تعبیر ہوتا ہے تو دوسروں کی مدد کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے قدم قدم پر ہاتھ پکڑنے والے شخص کی ضرورت پیش آتی ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر بچپن یا جوانی میں کسی بوڑھے۔ بزرگ۔ ضعیف العمر کی خدمت کی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بڑھاپے میں مددگار پیدا کر دیتا ہے ایسے بڑھاپے میں انسان کو دو باتوں کا لطف آتا ہے ایک تو اس یاد کا کہ اس نے کس کس طرح کسی کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی ہوتی ہے۔ اور دوسرے اس بات کا کہ اب جبکہ اسے دوسروں کی مدد کی ضرورت ہے اسے حسب منشاء اور حسب ضرورت وہ مدد مل رہی ہے۔ اگر ہم اس بات کو پیش نظر رکھیں تو یقیناً بچپن اور جوانی میں تلاش کر کے بھی کسی بوڑھے کی مدد کریں۔ اور تلاش کی بھی کیا ضرورت ہے اپنے گھر میں بھی تو بوڑھے ہوتے ہیں۔ ان کی ہر طرح خدمت کی جائے۔

ایک تو خدمت جسمانی ہے اور ایک خدمت روحانی ہے۔ جسمانی خدمت کو تو ہم سب خوب سمجھ سکتے ہیں اور حتی الامکان کرتے بھی ہیں لیکن روحانی خدمت کم سمجھی جاتی ہے اور کم کی جاتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اور یہ وہ خدمت ہے جسے ہم ان کے لئے دعا کرنا کہہ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی دعائیں سکھائی بھی ہیں کہ والدین کی ضعیف العمری میں کی جائیں بلکہ اس بات کے حوالے سے سکھائی ہیں کہ جس طرح انہوں نے بچپن میں میرے ساتھ نرمی، پیار اور نیکی کا سلوک کیا تھا۔ یہ دعائیں اور ایسی ہی بہت سی اور دعائیں بزرگوں کیلئے کرنا ہم سب کے لئے عین سعادت ہے۔

اس وقت ایسی دعاؤں کیلئے جو شخصیت پیش نظر ہیں وہ ہیں سلسلہ احمدیہ کے ایک بہت بڑے خادم۔ اور بہت اہم بزرگ۔ ضعیف العمری بھی ہے اور بیماری کی نقاہت بھی۔ اس بزرگ کیلئے دعا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ یہ بزرگ ہیں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ ہمیں انکی شخصیت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں یہ ہم سب پر واضح ہے پس صرف اتنا کہنا ہے۔ یا یاد دلانا ہے۔ کہ اس بزرگ شخصیت کیلئے دعا کرنا ہماری سعادت کا باعث ہے۔

---

تمنائیں دعا بن کر چلی آتی ہیں ہونٹوں پر
میں اپنے جذبۂ دل سے بہت مسرور رہتا ہوں
کسی کے لمحے لمحے کو میں رکھتا ہوں عزیز از جاں
کسی کی ان سنی باتوں سے بھی مخمور رہتا ہوں

ابوالاقبال

---

ادّعائے معدلت ۔ ذوقِ ستمرانی ہے کیوں ؟
سیرتِ غارت گری ۔ شوقِ جہانبانی ہے کیوں ؟

جب فلاحِ دائمی کی تم نے راہیں چھوڑ دیں ۔
اس زبوں حالی پہ اپنی پھر یہ حیرانی ہے کیوں ؟

چشمِ بینا ہے تو کیوں نورِ ھدایت سے گریز
علم کے ہوتے ہوئے یہ جہل و نادانی ہے کیوں ؟

یہ تمہاری رات دن کی جد و جہدِ شور و شر
سعیِ لاحاصل نہیں تو خانہ ویرانی ہے کیوں ؟

چھوڑتے جاتے ہو کیوں آداب و آئینِ وفا
دل لگایا تھا تو پھر اب یہ پشیمانی ہے کیوں ؟

نورِ ایماں ہے تو پھر دخلِ وساوس کس لئے
تقویت باللہ ہے پھر خوفِ پنہانی ہے کیوں ؟

اے گرفتارِ ریاء یہ کبر و خود بینی ہے کیا ؟
ٹھوکریں کھا کر بھی تو وقفِ ستم رانی ہے کیوں ؟

زاہد اپنی معصیت کا جب تجھے احساس ہے
پھر یہ اظہارِ نمودِ پاک دامانی ہے کیوں ؟

اے گرفتارِ ہوا یہ شورِ آزادی ہے کیا
اے امیرِ حریت اس درجہ زندانی ہے کیوں ؟

گوہرِ شوریدہ سر سے کچھ نہیں کھٹکا اگر
پھر یہ درباں کس لئے ہے یہ نگہبانی ہے کیوں ؟

ذوالفقار علی خان گوہر

---

## مستقبل کی فلاح کی طلب اور اعمال کا محاسبہ ضروری ہے

انسان کو اپنے اعمال میں ہمیشہ دو باتوں پر توجہ رکھنی چاہیئے۔ ایک اللہ تعالیٰ پر انحصار اور اس سے مستقبل کی فلاح طلب کرنا اور دوسرے اپنے گذشتہ اعمال کا محاسبہ۔ تاکہ وقت پر اپنی برائی کا اسے علم ہو سکے۔ اور اس برائی کے بدنتائج کو وہ توبہ کر کے اور خدا سے معافی مانگ کر بدل سکے۔ اور جب ان دونوں باتوں پر انسان عمل کرے تو اس کے مستقبل کی بھلائی کے متعلق ایک حد تک یقین اور وثوق پیدا ہو سکتا ہے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کا ایک خط

## اپنے والد ماجد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے نام

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جن دنوں لندن میں بغرض تعلیم مقیم تھے ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد ماجد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے نام ایک خط لکھا تھا۔ یہ خط ذیل میں تبرکاً شائع کیا جا رہا ہے ——— ایڈیٹر

میرے پیارے ابّا جان

---

پرسوں باچھی کے نام گکّو کے خط سے یہ معلوم کر کے کہ آپ کی طبیعت کچھ زیادہ ناساز رہی ہے بہت گھبراہٹ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ امید ہے اب آپ خدا کے فضل سے بہتر ہونگے۔

کل سے رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہے۔ پچھلے سال معدہ میں تیزاب کی زیادتی کی وجہ سے مجھ سے کئی روزے چھوٹ گئے تھے۔ خدا کرے اس دفعہ پورے روزے رکھنے کی توفیق مل جائے۔ صبح سوڈا کافی کھا لیتا ہوں جس کی وجہ سے یہ دو روزے تو بہت اچھے گذر گئے ہیں۔ یہی حال رہا تو (اللہ نے چاہا تو) اس دفعہ پورے روزے رکھ سکوں گا۔ ہم سب آپ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح معنوں میں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (—)

میری بہت خواہش تھی کہ خدا تعالیٰ توفیق دے تو ایک سیکنڈ ہینڈ کار خرید لوں اور باچھی کے جانے سے پہلے اسے کچھ سیر کرا دوں۔ مگر ساتھ ہی میں نے یہ بھی عہد کیا تھا کہ (اللہ نے چاہا تو) اگر کار لی تو آپ پر مزید بوجھ ڈالے بغیر لوں گا۔ خدا تعالیٰ نے آخر مجھے اس کی توفیق دے دی اور مجھے ۴۵ پونڈ میں ایک بہت اچھی کار مل گئی ہے۔ ہالینڈ کا ایک پائلٹ آفیسر واپس جا رہا تھا اور اپنی پرانی کار بیچنا چاہتا تھا۔ ظفر کی معرفت اس سے چالیس پونڈ کا سودا ہو گیا۔ پانچ پونڈ اوپر خرچ ہوئے اور اب کار میرے پاس ہے۔ جو (—) بہت اچھی چلتی ہے۔ رحمان صاحب وغیرہ نے چلا کر دیکھی ہے اور کہتے ہیں کہ پوری طرح قابل اعتبار ہے اور بازار میں سوا سو پاؤنڈ سے کم کسی طرح نہیں مل سکتی۔ اسی مقصد کے لئے میں نے پچیس پاؤنڈ جمع کئے ہوئے تھے۔ تا بیس پاؤنڈ آئندہ چار قسطوں میں ادا کرنے ہیں۔

آپ نے جاتی دفعہ مجھے ہدایت بھی کی تھی کہ میں کار چلانی سیکھوں۔ چلا تو میں پہلے بھی سکتا تھا۔ مگر احتیاطاً میں نے باقاعدہ B.S.M موٹروں کے سکول میں داخل ہو کر سیکھی ہے اور آنے والی پیر کو میرا امتحان ہے جس میں امید ہے کہ میں (اللہ نے چاہا تو) پاس ہو جاؤں گا اور لائسنس مل جائے گا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے بابرکت فرمائے (—)

ایسٹر کی چھٹیاں چند دن تک ختم ہونے والی ہیں۔ چھٹیوں میں محمود اور میں گذشتہ پڑھائی دہرا رہے ہیں اور پروفیسروں نے آئندہ کے لئے جو کتابیں تجویز کی تھیں پڑھ رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس سال کا نتیجہ (اللہ نے چاہا تو) تسلی بخش نکلے گا۔ ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ کالج میں زیادہ تر انگریزوں کے ساتھ تعلق رکھیں۔ تاکہ بولنے کی زیادہ سے زیادہ مشق ہوتی رہے۔ اسی طرح لکھنے کی مشق بھی باقاعدہ کرتے ہیں۔

آپ نے تاریخ کے متعلق پوچھا تھا کہ پروفیسر نے کیا کیا اعتراضات کئے تھے۔ اس کلاس میں جو اعتراض کئے تھے وہ میں لکھ دیتا ہوں مگر اس کے بعد سے اب وہ ہماری موجودگی میں بہت احتیاط کرتا ہے۔ ہماری اس کے ساتھ ہفتہ میں صرف ایک کلاس ہوتی ہے اب اگر وہ اعتراضات کرتا بھی ہوگا تو دوسری کلاسوں میں کرتا ہوگا-------

ہم نے حتی المقدور اس کے کافی جواب دیئے اور تمہید قرآن میں سے تائیدی حوالجات بھی پیش کئے مگر چونکہ یہ اس کے لئے بالکل خلاف توقع اور اچانک تھا۔ اس لئے ڈھیٹ ہو کر اپنی بات پر اڑا رہا۔ کچھ طلباء کا رجحان ہماری طرف دیکھا تو اور بھی کھسیانا ہو گیا۔ میں نے بعض طلباء میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی لکھا تھا تمہید قرآن تقسیم کی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ بہتر ہو اگر ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم کے دعوائے نبوّت سے لے کر ہجرت تک کی تاریخ کو خلاصۃً ایک مضمون کی صورت میں شائع کروا کر طلباء میں تقسیم کی جائے۔ اگر اس مضمون میں قرآن کریم کی جمع و ترتیب کا حصہ بھی شامل ہو جائے تو بہت مفید ہو۔ ہم یہاں سے اُسے شائع کروا کر نہ صرف لنڈن بلکہ آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیز کے تاریخ کے طلباء میں بھی تقسیم کریں گے۔ (—)

آخر پر دعا کی درخواست کے بعد اجازت چاہتا ہوں۔ اس مہینہ کی رقم جمع کروا کر رسید منسلک ھذا کر رہا ہوں۔

خاکسار

مرزا طاہر احمد

---

.........

21 Well Walk
N.W.3
Hampstead
13-4-56

میرے پیارے ابا جان

.........

پرسوں باچھی کے نام گکّو کے خط سے یہ معلوم کر کے کہ آپ کی طبیعت کچھ زیادہ ناساز رہی ہے بہت گھبراہٹ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ امید ہے اب آپ خدا کے فضل سے بہتر ہونگے۔

کل سے رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہے۔ پچھلے سال معدہ میں تیزاب کی زیادتی کی وجہ سے مجھ سے کئی روزے چھوٹ گئے تھے۔ خدا کرے اس دفعہ پورے روزے رکھنے کی توفیق مل جائے۔ صبح سوڈا کافی کھا لیتا ہوں جس کی وجہ سے یہ دو روزے تو بہت اچھے گذر گئے ہیں۔ یہی حال رہا تو ...... اس دفعہ پورے روزے رکھ سکونگا۔ ہم سب آپ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے صحیح معنوں میں دین کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے......

میری بہت خواہش تھی کہ خدا تعالیٰ توفیق دے تو ایک سیکنڈ ہینڈ کار خرید لوں اور باچھی کے جانے سے پہلے اُسے کچھ سیر کرا دوں۔ مگر ساتھ ہی میں نے یہ بھی عہد کیا تھا کہ ...... اگر کار لی تو آپ پر مزید بوجھ ڈالے بغیر لونگا۔ خدا تعالیٰ نے آخر مجھے اس کی توفیق دے دی اور مجھے ۴۵ پونڈ میں ایک بہت اچھی کار مل گئی ہے۔ ہالینڈ کا ایک پائلٹ آفیسر واپس جا رہا تھا اور اپنی پرانی کار بیچنا چاہتا تھا [illegible]۔ ظفر کی معرفت اس سے چالیس پونڈ کا سودا ہو گیا۔ پانچ پونڈ اوپر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ ہوتے اور اب کار میرے پاس ہے جو ....
.... کے بہت اچھی چلتی ہے۔ رحمان صاحب وغیرہ نے
چلا کر دیکھی ہے اور کہتے ہیں کہ پوری طرح قابل اعتبار
ہے اور بازار میں سوا سو پاؤنڈ سے کم کسی طرح نہیں
مل سکتی۔ اس مقصد کے لئے میں نے پچیس پاؤنڈ
جمع کئے ہوئے تھے۔ ٹا بیس پاؤنڈ آئندہ چار قسطوں
میں ادا کرنے ہیں۔

آپ نے جاتی دفعہ مجھے ہدایت بھی کی تھی کہ
میں کار چلانی سیکھوں گا۔ چلا تو میں پہلے بھی
سکتا تھا مگر احتیاطاً میں نے باقاعدہ B.S.M.
موٹروں کے سکول میں داخل ہو کر سیکھی ہے اور
آنے والی پیر کو میرا امتحان ہے جس میں امید ہے
کہ میں ...... پاس ہو جاؤں گا اور
لائسنس مل جائے گا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے
میرے لئے بابرکت فرمائے۔......

ایسٹر کی چھٹیاں چند دن تک ختم ہونے
والی ہیں۔ چھٹیوں میں محمود اور میں گذشتہ پڑھائی
دہرا رہے ہیں اور پروفیسروں نے آئندہ کے لئے جو کتابیں
تجویز کی تھیں پڑھ رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس سال کا
نتیجہ ...... تسلی بخش نکلے گا۔ ہماری کوشش یہی
رہتی ہے کہ کالج میں زیادہ تر انگریزوں کے ساتھ تعلق رکھیں
تاکہ بولنے کی زیادہ سے زیادہ مشق ہوتی رہے۔
اسی طرح لکھنے کی مشق بھی باقاعدہ کرتے ہیں۔

آپ نے تاریخ کے متعلق پوچھا تھا کہ
پروفیسر نے کیا کیا اعتراضات کئے تھے۔ اس کلاس
میں جو اعتراض کئے تھے وہ میں لکھ دیتا ہوں مگر
اس کے بعد سے اب وہ ہماری موجودگی میں بہت احتیاط
کرتا ہے۔ ہماری اس کے ساتھ ہفتہ میں صرف ایک
کلاس ہوتی ہے اب اگر وہ اعتراضات کرتا بھی ہو
گا تو دوسری کلاسوں میں کرتا ہوگا۔......

ہم نے حتی المقدور اس کے کافی
جوابات دیئے اور تمہید قرآن میں سے تائیدی حوالجات
بھی پیش کئے مگر چونکہ یہ اس کے لئے بالکل خلاف
توقع اور اچانک تھا اس لئے ڈھیٹ ہو کر اپنی بات
پر اڑا رہا۔ کچھ طلباء کا رجحان ہماری طرف دیکھا
تو اور بھی کھسیانا ہو گیا۔ میں نے بعض طلباء میں

جیسا کہ میں نے پہلے بھی لکھا تھا تمہید قرآن تقسیم کی ہے
مگر میں سمجھتا ہوں کہ بہتر ہو اگر ان باتوں کو ملحوظ
رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم کے دعوائے نبوت
سے لے کر ہجرت تک کی تاریخ کو خلاصۃً ایک
مضمون کی صورت میں شائع کروا کر طلباء میں
تقسیم کی جائے۔ اگر اس مضمون میں قرآن کریم کی
جمع و ترتیب کا حصہ بھی شامل ہو جائے تو
بہت مفید ہو۔ ہم یہاں سے اُسے شائع کروا کر
نہ صرف لنڈن بلکہ آکسفورڈ اور کیمبرج
یونیورسٹیز کے تاریخ کے طلباء میں بھی تقسیم
کر دیں گے۔

آخر پر دعا کی درخواست کے بعد اجازت
چاہتا ہوں۔ اس مہینہ کی رقم جمع کروا کر رسید
منسلک ہذا کر رہا ہوں۔

خاکسار
حمد الملک

# اعمال کے نتائج نیت کے ماتحت ہوتے ہیں

## اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ (الثانی)

”انسانی کوشش تمام تر اس بات میں ہوتی ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ دنیا میں ادنیٰ سے ادنیٰ اور جاہل سے جاہل انسان کو بھی ہم جب دیکھتے ہیں تو وہ رات دن اسی کوشش میں نظر آتا ہے کہ میں اپنے مقصد اور مدعا میں کامیاب ہو جاؤں۔ بعض دفعہ اس کا مقصد نہایت ادنیٰ اور رذیل ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کا مقصد ہوتا ہے اس لئے اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس میں کامیاب ہو جاؤں“

”اصل بات یہ ہے کہ انسان جس امر کو اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے پھر اس کو چھوڑتا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دین حق نے مقاصد پر زور دیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ یہ نہ کرو اور یہ کرو بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ مقصد رکھو اور یہ نہ رکھو کیونکہ جو کچھ کوئی انسان کرتا ہے مقصد کے ماتحت ہی کرتا ہے۔ دیکھو چوری فریب دھوکہ ظلم وغیرہ بذات خود کچھ نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہوتے ہیں اس مقصد کا جو انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح روشنی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ نام ہے گیس کے خاص طور پر جلنے کا۔ جس طرح بخار کچھ چیز نہیں بلکہ یہ نام ہے حرارت کے تیز ہو جانے کا۔ اسی طرح عمل بھی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہوتا ہے قلب میں پیدا ہونے والے ارادہ کا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک شخص اگر کسی کو مارتا ہے تو اسے ظالم کہا جاتا ہے لیکن اگر ایک ایسا شخص جس کی نیت مارنے کی نہیں ہوتی تو اس سے اگر کسی کو صدمہ پہنچ جاتا ہے تو اسے ظالم نہیں کہا جاتا۔ بعض دفعہ غلطی سے ہڈی بھی ٹوٹ جاتی ہے مگر اسے کوئی ملامت نہیں کرتا۔ اور دوسرا اگر معمولی ٹھوکر سے بھی مارے تو اسے ملامت کی جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ فعل کے نتیجہ کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ نیت دیکھی جاتی ہے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے) کہ جیسی انسان کی نیت ہوتی ہے ویسی ہی کام کی حقیقت ہوتی ہے۔

.... تو اعمال کے نتائج نیت کے ماتحت ہوتے ہیں اور بہت سی نیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نیک نتائج نکل آتے ہیں کیونکہ نیت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

# کشمیر کی کہانی

سیاسی اسیروں کی قید کا زمانہ لمبا ہوتا جا رہا تھا۔ گو ان قیدیوں کی پکار تو یہ تھی :۔

"وہ ہوں گے اور کوئی، ان کی دھمکی سے جو ڈر جائیں
ہمیں ڈرنے سے کیا نسبت کہ ہم ہیں شبیرِ ربانی
ہمیں شوقِ شہادت ہے یہ مقتل کیا یہ جنت ہے
بوقتِ ذبح کیا ممکن جو ظاہر ہو پریشانی"

لیکن قوم کا بھی تو کچھ فرض تھا اسے جھنجھوڑنے کے لئے محترم مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اپنے ایک مطبوعہ مکتوب میں لکھا :۔

"ہر قوم جو زندہ رہنا چاہتی ہے اس کا فرض ہے کہ اپنے لیڈروں اور کارکنوں سے وفاداری کا معاملہ کرے! اور اگر قومی کارکن قید رہیں اور لوگ تسلی سے بیٹھ جائیں تو یہ امر یقیناً خطرناک قسم کی بے وفائی ہوگا۔ مسلمانانِ جموں و کشمیر کو یاد رکھنا چاہیئے کہ گو وہ بہت سے ظلموں کے تلے دبے چلے آتے ہیں۔ پھر بھی ان کی حالت یتیموں والی نہ تھی۔ کیونکہ جب تک ان کے لئے جان دینے والے لوگ موجود تھے۔ وہ یتیم نہ تھے لیکن اگر وہ آرام ملنے پر اپنے قومی کارکنوں کو بھول جائیں گے تو آئندہ کسی کو ان کے لئے قربانی کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اور وہ یتیم ہو جائیں گے"۔

پھر فرمایا :۔

"ان کا فرض ہے کہ جب تک مسٹر عبداللہ قاضی گوہر الرحمٰن اور ان کے ساتھی آزاد نہ ہوں وہ چین سے نہ بیٹھیں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کام میں میں ان کی ہر ممکن امداد کروں گا۔ اور اب بھی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہوں"۔

اس مکتوب نے گویا جنگل میں آگ لگا دی ہر طرف جلسے ہونے لگے اور ریزولیوشن پاس کر کے افسران کو بھجوائے جانے لگے۔ وائسرائے کے وفد اور وزیرِ اعظم کے وفد کے ساتھ یہ طاقت بھی مل گئی۔ آخر ۹ مئی ۱۹۳۲ء کو سری نگر کے مسلمانوں کے نمائندہ نے صدر کمیٹی کو تار کے ذریعہ اطلاع دی کہ آج مسٹر یوسف خان (علیگ) نذیر احمد، عبداللہ اور غلام محمد اسیرانِ سیاسی رہا کر دیئے گئے۔

جیل کے دروازے پر مسلمانوں نے ان کا شاندار استقبال کیا اور یہ قرارداد منظور کر کے بھجوائی کہ "یہ پارٹی مسلمانانِ کشمیر کی واحد نمائندہ جماعت آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے محترم صدر اور ارکان اور مسلم پریس سے درخواست کرتی ہے کہ مسلمانانِ کشمیر کے مطالبات تسلیم کراتے کے لئے انہوں نے جو کامیاب کوشش کی ہے اس پر دلی شکریہ قبول فرمائیں۔ تکلیف اور مصیبت میں مدد کے لئے تمام قیدیوں کی نگاہیں ان پر لگی ہوئی ہیں"۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی پیہم کوششیں خدا کے فضل سے بار آور ہوئیں اور ریاست کشمیر نے آخر کار شیخ محمد عبداللہ اور دوسرے بقیہ مسلم رہنماؤں کی رہائی کے احکام بھی جون ۱۹۳۲ء کے پہلے ہفتہ میں جاری کر دیئے۔ کشمیر کے مختلف حلقوں سے اس کامیابی پر جناب صدر کی خدمت میں مبارک باد کے متعدد تار موصول ہوئے۔

شیخ محمد عبداللہ کئی ماہ جیل میں گزارنے کے بعد رہا ہوئے تو ضروری امور میں مشورہ کے لئے ۵ جولائی کو لاہور آئے۔ جہاں صدر محترم کشمیر کمیٹی ایک روز پہلے پہنچ چکے تھے۔ آپ کا قیام مرزا عزیز احمد ایم اے (ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر) کی کوٹھی پر تھا۔ شیخ صاحب نے بھی اسی جگہ قیام کیا اور دو دن اور دورانیں میٹنگیں ہوتی رہیں۔

اس مختصر قیام میں شیخ محمد عبداللہ صاحب زمیندار کے مالک سے ملنے گئے میں بھی ساتھ تھا۔ ابھی رسمی سلام و مزاج پرسی ہو رہی تھی کہ ان کے بیٹے اختر علی صاحب آدھمکے اور آتے ہی اپنے ابا کو مخاطب کر کے کہنے لگے شیخ صاحب سے دریافت کیجئے کہ یہ احمدیہ فرقہ کے ساتھ تو تعلق نہیں رکھتے اور یہ کہ ان کا اس فرقہ کے متعلق کیا خیال ہے اور ساتھ ہی کاتب کو آواز دی۔ ٹھہرنا شیرِ کشمیر کا ایک اہم بیان آ رہا ہے۔ اس کے لئے چوکھٹا بنانا ہے۔ اخبار کے مالک بیٹے کو فرمانے لگے۔ ارے شیخ صاحب کے لئے چائے تو منگواؤ۔ ان کا وہی خیال ہے جو ہمارا ہے۔ شیخ صاحب نے جواباً کہا میں احمدیہ فرقہ سے متعلق نہیں ہوں لیکن میں ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ اور ان کے اتحاد کا متمنی ہوں۔ میں مذہبی لیڈر نہیں ہوں کہ کسی پر کفر کا فتویٰ صادر کروں۔

ہم وہاں سے واپس آ رہے تھے کہ ٹانگہ میں بیٹھے ہوئے شیخ صاحب مجھ سے فرمانے لگے۔

"اب کوئی چوکھٹا نہیں چھپے گا"۔

دوسرے روز صبح ہی جب اخبار آئے تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ بعض اخبار نویس کس قدر دلیری سے جھوٹ بول لیتے ہیں۔

اسی روز شام کو میں نے شیخ محمد عبداللہ سے نمائندہ الفضل کی حیثیت سے ایک انٹرویو لیا۔ جسے اسی وقت قلمبند کر کے احتیاطاً شیخ صاحب کو دکھا دیا گیا۔ انہوں نے ایک آدھ لفظی تبدیلی کی اور میری درخواست کے بغیر اس پر تصدیقی دستخط کر دیئے۔ شیخ صاحب نے مجھ سے فرمایا خدا کے فضل سے کشمیر میں تمام مسلمان چاہے وہ سُنی ہوں یا شیعہ (۔) ہوں یا حنفی سب مل کر کام کر رہے ہیں سوائے چند خود پرست لوگوں کے جو محض نفسانی اغراض کی وجہ سے افتراق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ جموں و کشمیر کے مسلمان مذہبی دنگل میں نہیں کھیلنا چاہتے بلکہ فروعات کو ایک طرف رکھ کر قومی بہتری کے لئے متحدہ کوشش کر رہے ہیں"۔

جب میں نے شیخ صاحب سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار کے متعلق انہیں اپنے خیالات ظاہر کرنے کے لئے کہا تو شیخ صاحب نے جواباً کہا احرار کے متعلق میرے خیال ہیں (جہاں تک عام پبلک کا تعلق ہے) انہوں نے اہلِ کشمیر کی خاطر بہت قربانیاں کی ہیں۔ مگر ذمہ دار کارکنان کا طرزِ عمل میرے خیال میں صحیح نہیں رہا۔ اگر وہ ہمارے مشورہ سے کام کرتے تو زیادہ مفید ثابت ہوتے"۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے متعلق بیان کیا ہم کمیٹی کے از حد ممنون ہیں جس نے مظلومین کشمیر کو ہر قسم کی امداد بہم پہنچائی۔ اس کے ممبروں کی انتھک کوششوں نے مسلمانانِ کشمیر کو اپنے احسان سے ہمیشہ کے لئے زیرِ بار کر دیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور سیکرٹری صاحب کا ہم تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے باوجود رنگا رنگ کی مشکلات کے اپنی کوششوں کو جاری رکھا۔ خداوند کریم ان کو اجرِ عظیم دے اور آئندہ بھی ہم کو مظلوموں کی امداد کی توفیق عطا فرمائے۔

راقم الحروف کے ساتھ شیخ محمد عبداللہ کے انٹرویو کی تفصیل جب اخبارات میں شائع ہوئی تو اسی اخبار نے (جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے) اس پر خامہ فرسائی کو ضروری سمجھا۔ اور ایک ادارتی نوٹ داغ دیا۔ شیخ صاحب نے اس کے متعلق ایک مدلل بیان اس اخبار کو بغرض اشاعت بھجوایا۔ جس میں لکھا کہ انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ بالکل درست ہے اور جو الزامات آپ کے اخبار نے لگائے ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ اس بیان کو آپ نے اس طرح ختم کیا "رہا یہ کہ کشمیر کمیٹی نے یہاں ہمیشہ اپنے ہم وطن بھیجے جو جماعت قادیان کی طرف منسوب تھے تو اس کے متعلق گذارش ہے کہ انہوں نے کبھی یہاں مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیا۔ بلکہ اپنے فرائض منصبی ہی میں سرگرم رہے نیز ان کے بھیجنے والے وہ اہلِ سنت حضرات تھے جن کی دیانت وامانت آپ کے ہاں بھی مسلّم ہے اور مجھے تو یقین ہے کہ سیاسی تعاون میں آپ کے ہاں بھی عقیدہ کوئی شرط نہیں۔

---

## حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان فرما دیا ہے۔

۳۰ اکتوبر بروز جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ کے ذریعہ تحریک جدید کے انسٹھویں[۵۹] سال کا اعلان فرما دیا ہے اور مخلصین جماعت نے والہانہ طور پر مالی قربانی کے وعدے اپنے امام کی خدمت میں بھجوانے شروع کر دیئے ہیں۔

پاکستانی جماعتوں کے عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ مقررہ فارموں پر جملہ افرادِ جماعت بشمول بچگان سے وعدے لے کر اوّلین موقعہ پر مرکز بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔ وعدے لیتے وقت نہ صرف قواعد و ضوابط کا خیال رکھیں بلکہ دوستوں کو تلقین کر دی جائے کہ وہ اپنی استطاعت کو بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور معاونینِ خصوصی میں شامل ہوں۔ تاکہ سالِ نو میں ہم ۱۳۰ ممالک سے بھی زیادہ ممالک کی ضروریات کو پورا کرنے کی سعادت پائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم ناچیز بندوں کی مساعی کو شرفِ قبول بخشے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفیظ الرحمن شیخ

بشکریہ روزنامہ پاکستان

# مسئلہ تکفیر بین المسلمین اور معیار مسلمانی

اس سال ۱۷ اگست کو جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی چوتھی برسی کے موقع پر فیصل مسجد اسلام آباد میں وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف کی موجودگی میں ایک مذہبی تنظیم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے "ایک فرقے کے خلاف کافر کافر" کے نعرے لگائے تھے۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس مذموم نعرے کی شدید مخالفت کرتے ہوئے وہاں اپنے خطاب میں یہ کہا تھا کہ ۔ "یہ نعرہ نہ لگایا جائے کیونکہ شیعہ سنی تشخص کا نعرہ پاکستان کے وجود کے لئے سخت خطرناک ہے"۔ انہوں نے فیصل مسجد کے احاطے میں منعقدہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ ۔ "پاکستان کے قیام میں ہم سب نے مل کر حصہ لیا تھا کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں لہذا ایک دوسرے کی تکفیر کے نعرے نہ تو پاکستان کے مفاد میں ہیں نہ پاکستانی قوم کے اور نہ ہی امت مسلمہ کے۔ جو توقع پرستی کی فضاء پیدا کرتا ہے وہ پاکستان اور پاکستانیوں کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا" مگر وزیر اعظم پاکستان کی اس وضاحت اور ممانعت کے باوجود یہ نعرے بند نہ ہوئے بلکہ نعرہ بازوں نے اپنے نعروں میں مزید تیزی پیدا کر لی تھی۔

حقیقت حال یہ ہے کہ گذشتہ چند برسوں سے پاکستان میں مسئلہ تکفیر بین المسلمین نے پاکستانی حکومت اور مسلمانوں کو اس معاملے میں اس حد تک الجھا دیا ہے کہ ان کے لئے یہ بات تو بڑی آسان بنا دی گئی ہے کہ وہ جس کو چاہیں کافر تو قرار دے دیں مگر یہ صحیح تعین کرنا کہ مسلمان کون ہے؟ اس قدر سادہ اور اتنا عام فہم ہے کہ اس کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اسلام کے ماخذات یعنی قرآن، سنت و حدیث نبوی اور کتب فقہ کے مطالعے سے دین اسلام کا جو خلاصہ سمجھ میں آتا ہے وہ یہی ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم سے یہ اقرار کر لینے کے بعد وہ شخص دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ عنوان "غسل کرنا جب اسلام قبول کرے" باب ۳۱۷، پارہ ۲، میں ابوہریرہ سے اسلام قبول کرنا چاہتا ہے یعنی یہ کہ وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے تو پہلے اسے غسل کرنا پڑتا ہے اور پھر اپنی زبان سے دو گواہیاں دینا پڑتی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور دوسری یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اپنی زبان مروی ایک حدیث مبارک ہے کہ ۔ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سوار نجد کی طرف بھیجے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا اسے کھول دو۔ پس وہ (ثمامہ بن اثال) کھجور کے درختوں کے پاس جو مسجد کے قریب ہی تھے گیا اور غسل کیا اور پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں"۔ چنانچہ ان دو گواہیوں سے ثمامہ بن اثال مسلمان ہو گیا جس کے بعد کسی کو یہ حق اور اختیار حاصل نہیں تھا کہ اسے مسلمان تسلیم نہ کرتا لیکن اس اصول کے باوجود ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ ان دنوں پاکستان میں کفر سازی کے شائقین مذکورہ بالا معیار کو نظر انداز کر کے ذاتی اغراض کی تکمیل اور لالچ دنیا میں اس قدر اندھے ہو گئے ہیں کہ انہیں اپنے چاروں طرف کافر ہی کافر نظر آتے ہیں، ان کی آنکھیں کسی مسلمان کو تلاش نہیں کر سکتیں۔ تاریخ اسلام کے اوراق گواہ ہیں کہ ماضی میں فتاوائے تکفیر نے ایسی ناپسندیدہ فضاء پیدا کر دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر آج تک مذہب کے نام پر مسلمانوں کے ہاتھوں ہی سے مسلمانوں کے خون سے جو وحشت ناک ہولی کھیلی جاتی رہی اور مشہور و معروف آئمہ دین اولیائے کرام اور بڑی بڑی اہل دین ہستیوں کے خلاف کفر کے فتوے جاری کر کے انہیں جو دردناک اذیتیں دی گئیں دیگر مذاہب عالم کی تاریخ اس قسم کی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ تکفیر بین المسلمین کا فعل کس قدر قابل نفرت اور لائق مذمت ہے؟ اس کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس شغل بد کی ابتداء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی اور سب سے پہلا فتویٰ کفر خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جاری کیا تھا۔ عقل حیران ہے کہ

"ایں چہ بوالعجبیست!"

پاکستانی مسلمانوں کی نئی نسل کو مسئلہ تکفیر بین المسلمین کے سمجھنے کے لئے گزشتہ چودہ سو سالہ تاریخ اسلامی کی ورق گردانی کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اگر متحدہ ہندوستان کی صرف سو ڈیڑھ سو سال کی تاریخ کا اچٹتی ہوئی نظر سے مطالعہ کر لے تو اس پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ اس مختصر سے زمانہ میں برصغیر کے مسلمانوں کے اندر جس قدر خونریز فسادات ہوئے وہ سب کے سب دراصل تکفیر بین المسلمین کے مسئلہ ہی کے برپا کردہ تھے جن کے پس پردہ دراصل دنیوی، معاشی و سیاسی اغراض کی تکمیل کا جذبہ کارفرما تھا بالخصوص متحدہ ہندوستان میں جب سے انتخابات کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس وقت سے لے کر اب تک رونما ہونے والے بڑے بڑے ہنگامہ خیز واقعات کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات بڑی واضح اور صاف نظر آنے لگتی ہے اور اس میں کسی طرح کا کوئی ابہام نہیں رہ جاتا کہ ادھر انتخابات کا جب بھی عمل شروع ہوا ادھر سیاسی ملا بازوں کو جن کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا، مذہبی جنون کے دورے پڑنا شروع ہو گئے اور انہیں اسلام سخت خطرے میں نظر آنے لگا اور اسے بچانے کے لئے وہ پورے زور شور سے متحرک ہو گئے اور مذہب کے نام پر انہوں نے وہ وہ ہنگامے برپا کرائے کہ جن کا تذکرہ ہمیشہ کے لئے تاریخ نے، مستقبل کی نسلوں کی سبق آموزی کے لئے اپنے صفحات پر محفوظ کر لیا ہے۔ کبھی مدح صحابہؓ کے نام پر تحریک چلائی گئی تو کبھی تبرا ایجی ٹیشن شروع کیا گیا۔ کبھی وہابیوں کے خلاف جھگڑا فساد برپا ہوا تو کبھی بریلوی دیوبندی آپس میں لڑ پڑے۔ کبھی تحفظ ختم نبوت کے نام سے انقلاب خیز تحریک اٹھی تو کبھی مسجد شہید گنج کو تحریک چلانے کا موضوع بنایا گیا۔ غرضیکہ متحدہ ہندوستان میں جہاں جہاں مسلم اکثریت کے علاقے تھے وہاں ملکی انتخابات کے دنوں میں ہمیشہ اسلام کو خطرہ لاحق ہو جاتا اور اکثریتی سیاسی گروہ اپنی عددی قوت کے بل بوتے پر اقلیتی گروہ کے خلاف طرح طرح کے الزامات عائد کر کے ان کو شکست دینے کے لئے من مانے مذہبی ہتھکنڈے استعمال کرتا۔ مسلم اکثریت کے علاقوں میں سیاسی اغراض و مقاصد کے حصول و تکمیل کے لئے جو حربہ سب سے زیادہ استعمال ہوتا رہا وہ تکفیر بین المسلمین کا حربہ ہے۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں اس حربے کو استعمال کرنے والوں کی بے پناہ حوصلہ افزائی اس وقت ہوئی جب تحریک ختم نبوت کی انقلاب آفریں قوت نے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور حکومت میں قومی اسمبلی کو قادیانیوں کو سواد اسلام سے خارج کرنے اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلے پر ہونے والی بحث کے اصل حقائق تو منظر عام پر نہیں آ سکے کیونکہ اس بحث کا تمام ریکارڈ بھٹو حکومت نے پچیس سال کے لئے سربمہر کر دیا تھا اور ہو سکتا ہے جب یہ معیاد اختتام کے قریب پہنچے تو اس پابندی کو مزید پچیس سال تک بڑھا دیا جائے تاہم ان دنوں بعض ذرائع سے یہ معلوم ہوا تھا کہ قادیانیوں کو قرآن و سنت اور حدیث نبویؐ کے اصولوں کی روشنی میں نہیں بلکہ اکثریت کی متفقہ رائے کے حوالے سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ شنید ہے کہ بحث کے اختتام پر اس وقت کے وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے قادیانی وفد کے قائد سے کہا تھا کہ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے جس کا آئین اکثریت کی نمائندگی کرتا اور اکثریت کی آواز کو تسلیم کرتا ہے۔ پاکستان میں چونکہ مسلم اکثریت کے نزدیک قادیانی مسلمان نہیں ہیں اس لئے آئینی لحاظ سے بھی پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت ہی سمجھا جائے گا۔ چنانچہ اسی مفروضے پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ۔ "جہاں تک آئین پاکستان کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے احمدی (قادیانی گروپ لاہوری گروپ) مسلمان نہیں ہیں"۔ اس پر احمدیوں کے امیر

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ٹریفک کے نشانات

مویشی گزر رہے ہیں۔ جنگلی جانور گزر رہے ہیں۔ سڑک پر کام ہو رہا ہے۔

اونچی نیچی سڑک۔ سپیڈ بریکر۔ سڑک میں کھڈے ہیں

# اطلاعات و اعلانات

### درخواست دعا

○ محترم حکیم عبدالواحد صاحب کچھ دنوں سے بخار خونی پیچش اور پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم شیخ وحید احمد صاحب آف اوکاڑہ کا بائی پاس کا اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ ابھی کمزوری بہت ہے۔

○ محترمہ کنیز رسول طاہرہ صاحبہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں اور ان کی ایک بیٹی بھی بولنے میں کمزور ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

### سانحہ ارتحال

○ محترمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ اشفاق احمد صاحب نیا پورہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۹۲ء بروز بدھ مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں اسلئے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں دارالضیافت میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی احباب ان کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں۔

### تلاش گمشدہ نقدی

○ ایک عدد بٹوہ سرخ رنگ کا جس میں تقریباً مبلغ ساڑھے چار سو روپے تھے۔ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک دارالنصر غربی ربوہ سے احمد نگر جاتے ہوئے راستے میں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

منور احمد باجوہ ولد عبدالغنی باجوہ احمد نگر۔ یا

محمد مصطفیٰ ولد بشیر احمد مکان نمبر ۲/۶ دارالنصر غربی ربوہ

### پتہ درکار ہے

○ محترمہ طیبہ شفاعت صاحبہ زوجہ مکرم میجر شفاعت حسین صاحب وصیت نمبر ۱۹۳۵۲ نے راولپنڈی سے وصیت کروائی۔ اسکے بعد مکان نمبر ۹۶/۲ جناح پارک لاہور کینٹ بھی رہتے رہے ہیں۔ ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

○ مکرم شیخ تاج الدین ولد شیخ امیر علی صاحب نے ۵۲ سال کی عمر میں وصیت کی تھی۔ موصی کا آخری ایڈریس معرفت شیخ منیر احمد ایڈیشنل سیشن جج شیخوپورہ ہے۔ اگر موصی خود پڑھیں یا کسی کو موصی کے ایڈریس کے متعلق علم ہو تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

### اعلان دارالقضاء

(طاہرہ جبیں صاحبہ بابت ترکہ مولانا محمد اشرف صاحب ناصر)

○ محترمہ طاہرہ جبیں صاحبہ بیوہ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر (سابق مربی سلسلہ) کوارٹر نمبر ۴۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند بقضائے الٰہی ۱۹۹۱ء میں وفات پا گئے تھے۔ ان کے پراویڈنٹ فنڈ کی جمع شدہ رقم مبلغ ۲۲،۴۰۰/۹۲ روپے نیز موصوف کی امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع شدہ رقم مبلغ ۱۱،۶۷۸/۸۷ روپے خاکسارہ کو ادا کی جائے۔ سب ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ طاہرہ جبیں صاحبہ — بیوہ
۲۔ مکرم افضل طاہر صاحب — بیٹا
۳۔ " انور طاہر صاحب — "
۴۔ " فرید طاہر صاحب — "
۵۔ محترمہ حامدہ زرین صاحبہ — بیٹی
۶۔ " منزہ صادقہ صاحبہ — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## اعلانات

اعلانات صاف اور خوشخط لکھے جائیں اور غلطی سے مبرا ہوں۔ آپ کی طرف سے جو اعلان آئے گا اسی طرح چھپ جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے آپ کو لکھنا پڑے کہ غلطی ہو گئی تھی درستی کر دیں۔ یہ بات نامناسب ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

جماعت صدر الدین نے جو اس وقت قومی اسمبلی میں احمدیوں کے لاہوری گروپ کے وفد کی قیادت کر رہے تھے، کہا کہ "اس فیصلے سے احمدیوں کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ ان کے خلاف مولویوں نے پہلے ہی کفر کے بے شمار فتوے صادر کر رکھے ہیں۔ البتہ فرق پڑے گا تو بھٹو حکومت کے لئے پڑے گا جو قادیانیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کر کے کفر ساز مولویوں کی صف میں جا کھڑی ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس حکومت نے جہاں اپنے آئینی دائرہ اقتدار میں ایک مذہبی گروہ کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے وہاں اس فیصلے کے باعث اس کے کندھوں پر اس ذمہ داری کا بوجھ بھی آن پڑا ہے کہ وہ کسی مذہبی گروہ کو مسلمان بھی قرار دے اور یہ ایک ایسا مشکل کام ہے جو کوئی حکومت بھی سر انجام نہیں دے سکتی۔"

چنانچہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد سے پاکستان میں یہ سوال بڑے شد و مد کے ساتھ سامنے آ گیا ہے کہ "مسلمان کی تعریف کیا ہے؟" جہاں تک راقم الحروف کی ناقص معلومات کا تعلق ہے اُن کی بناء پر تو یہی بات کہی جا سکتی ہے کہ آئین پاکستان مسلمان کی صحیح تعریف کرنے سے اب تک قاصر ہے حقیقت میں ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ آئینی لحاظ سے کسی کے مسلمان ہونے کی ایک واضح اور ابہام سے پاک تعریف کر دی جاتی اور جو اس تعریف پر پورا اترتا اسے مسلمان سمجھ لیا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ قادیانی مسئلے کا فیصلہ کرتے وقت یہ معیار سامنے رکھا گیا کہ جو شخص آنحضورؐ کو غیر مشروط طور پر خاتم النبیینؐ نہیں مانتا اور آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کو "لفظ نبی کے کسی بھی مفہوم میں" نبی مانتا ہے مسلمان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ اگر اس وقت اس کے برعکس یہ فیصلہ دیا جاتا کہ جو شخص توحید باری تعالیٰ کو مانتا ہے آنحضورؐ کو اللہ کا رسول اور خاتم النبیینؐ تسلیم کرتا ہے اور آپؐ کے بعد کسی شخص کو نبی نہیں مانتا اور ملائکہ وکتب سماوی پر ایمان رکھتا ہے اور آنحضورؐ سے قبل تمام انبیائے کرام کو مامور من اللہ تسلیم کرتا ہے اور بعث بعد الموت کا قائل ہے مسلمان ہوتا ہے تو یہ مشکلات ہرگز پیش نہ آتیں جن کا پاکستان کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر ان دنوں سامنا ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد بعض مذہبی تنظیموں کی طرف سے اب یہ مطالبہ بھی ہونے لگا ہے کہ شیعوں، اسماعیلیوں اور ذکری فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی غیر مسلم اقلیتیں قرار دیا جائے۔ قرآن و حدیث کی رو سے کسی کلمہ گو اور اہل قبلہ مسلمان کو غیر مسلم بنانا یا کسی کے مذہب کے بارے میں اس کی مرضی کے خلاف فیصلہ کرنا کسی تنظیم لیڈر، مولوی یا حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

یہ خطرناک کھیل کس انجام پر ختم ہوگا؟ اس کے تصور ہی سے روح کانپنے لگتی ہے۔ کیونکہ اس کھیل کا جاری رہنا ملک اور قوم کے لئے نہایت تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔

(روزنامہ پاکستان یکم نومبر ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ: ۱۰، نومبر۔ موسمی کیفیت اعتدال پر ہے۔ صبح اور رات کے وقت سردی ہو جاتی ہے۔

○ صدر مملکت نے صحافیوں کی طرف سے مارشل لاء کے بارے میں سوال پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں بار بار اس بات کی غیر مبہم انداز میں وضاحت کر چکا ہوں کہ ملک میں مارشل لاء کا کوئی امکان سرے سے موجود نہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم سڑکیں ملک کی خوشحالی کے لئے بنا رہے ہیں۔ کام تیزی سے جاری ہے تاکہ ماضی کی تلافی ہو سکے۔

○ خواجہ احمد طارق رحیم کو ان کے خلاف لگائے گئے الزامات ثابت نہ ہونے پر بری کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ممتاز احمد خان بھابھہ پر عائد فنڈز کے خورد برد کے ریفرنس میں انہیں سات سال کے لئے کسی اسمبلی کا انتخاب لڑنے کا نا اہل قرار دے دیا گیا ہے۔

○ این۔پی۔پی کے سربراہ غلام مصطفےٰ جتوئی نے الزام لگایا ہے کہ وزیر اعظم کرسی پر بیٹھنے کے بعد انتخابات سے پہلے کے تمام وعدے بھول گئے ہیں۔ اور جو شخص اپنے اتحادیوں سے ایفائے عہد نہ کرے وہ عوام سے کئے گئے وعدے کیسے پورے کر سکتا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ اسمبلی کے فیصلے کے بعد شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنا وفاق کو توڑنے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتیں عدم تحفظ کا شکار ہیں اور پاکستان اب جمہوری ملک نہیں رہا۔

○ پیپلز پارٹی کی قیادت نے حکومت کے خلاف پی ڈی اے کی ملک گیر تحریک کے اگلے مرحلہ میں اسلام آباد کی جانب لانگ مارچ کی حکمت عملی طے کر لی ہے۔ تاریخ کا اعلان مناسب وقت پر کیا جائے گا۔

○ سابق وزیر اعلیٰ سندھ ممتاز علی بھٹو نے کہا ہے کہ اگر حکومت حالات کو کنٹرول نہ کر سکی تو سندھ کی علیحدگی کا مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔ سندھ الگ ہوا تو وہ ایک ملک کے طور پر زندہ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ خوراک تیل اور دیگر معدنیات میں یہ صوبہ خود کفیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کے ذریعہ مسائل حل کرنا غلط ہے۔ آج سندھ میں فوج دائرہ کار وسیع کر سکتی ہے تو کل پنجاب میں بھی فوج کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اور یہی فوج سرحد، بلوچستان بھی جا سکتی ہے۔

○ امریکہ میں متعین پاکستان کی سفیر بیگم عابدہ حسین نے کہا ہے کہ امریکہ سے پاکستان کے تعلقات میں سرد مہری ختم ہو گئی ہے۔ اور امریکہ کو احساس ہو گیا ہے کہ اسے پاکستان کی دوستی کی ضرورت ہے اور فوجی امداد کی بحالی متوقع ہے۔

○ این۔ ڈی۔ اے کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے ۵۰ رکنی سنٹرل ایگزیکٹو کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ مرکزی اور صوبائی عہدیداروں کی نامزدگی ۱۲، نومبر کو کراچی کے اجلاس میں کی جائے گی۔

○ پاکستان کے امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل اکرم ذکی نے کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کی ملاقات کے بعد میرا تاثر یہ ہے کہ بطرس غالی کو مسئلہ کشمیر کی صورتحال پر بہت تشویش ہے۔ اور وہ مناسب وقت پر اس کو ضرور حل کر دیں گے۔

○ سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پاکستان اور جمہوریہ کوریا کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو مزید بہتر بنانے کے بھرپور اور روشن امکانات ہیں۔

○ بی ایس ایف اور پیپلز یوتھ آرگنائزیشن ضلع گجرات نے یوتھ ریلی منعقد کی جس میں ڈگری لے لو روٹی دے دو کے نعرے لگائے گئے۔

○ ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن جاوید قیوم نے بتایا ہے کہ مذہبی خانہ بنانے کے لئے ملک بھر کو نئے کارڈوں کے اجراء پر تقریباً ایک ارب روپے خرچ ہوں گے اور چھ سات سال کا عرصہ کام کو مکمل کرنے کے لئے درکار ہوگا۔

○ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارت اپنی خارجہ پالیسی کی تجدید کرے گا اور اس خارجہ پالیسی کی تجدید کے دوران این۔پی۔ٹی پر دستخط نہ کرنے کے بارے میں بھی اپنی پالیسی تبدیل کر سکتا ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ امریکہ کے نو منتخب صدر بل کلنٹن نے اپنی پہلی تقریر میں صدام حسین جیسے حکمرانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ امریکہ کی قوت کا غلط اندازہ نہ لگائیں۔ بی بی سی نے بتایا کہ بل کلنٹن اپنے لب و لہجہ سے جمی کارٹر کی بجائے ایک نئے لیڈر لگ رہے تھے۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ بھارتی پولیس کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۷، خالصتانی سکھ ہلاک ہو گئے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۲½ بجے ۸½ بجے شام

خوشخبری
احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ ۶ روپے فی لٹر
گلشن بیکرز نزد ایوان محمود
ربوہ

خوشخبری
ڈش اینٹینا ۸ فٹ میش ڈش
پر بہترین نتائج۔ قیمت بمعہ ریموٹ کنٹرول سٹیریو ریسیور پنڈی اور اسلام آباد کیلئے ۱۲۵۰۰/- روپے
احباب لیرا انٹرنیشنل ایف ۸/۳ سٹریٹ نمبر ۱ مکان نمبر ۲۰/۴۔ اسلام آباد سے رابطہ کریں۔
فون: ۸۵۶۴۶۴ ـ ۲۵۰۸۸۰

کوٹھی برائے فروخت
مرکز میں بیت اقصیٰ کے نزدیک کوٹھی المعروف "بیت الصلح" برلب سڑک راجیکی روڈ برائے فروخت موجود ہے۔
کوٹھی ۶ کمرے ہال دونوں طرف برآمدے اٹیچ باتھ، گیراج دو سٹور وغیرہ پر مشتمل ہے گیس، ٹیلیفون، پانی وغیرہ ہر سہولت موجود ہے
رابطہ
انس احمد ایڈو۔ انس مارکیٹ ربوہ فون ۹۴۳

پتہ

مقبولیت میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹیریل سے تیار شدہ

سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر بکس، پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
شیئر
سوزوکی جینوئن پارٹس
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور
فون نمبر 223372-2.23373

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں اور بایو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ ـ ۶۰۶